سیرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ : لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوہ حسنہ

البتہ تحقیق رسول کریم کی زندگی تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ کی اور آخرت کے دن کی توقع رکھتا ہے ۔

ہمارا دعوی ہے کہ آج تک کوئی شخصیت ایسی پیدا نہیں ہوئی جس کی ساری زندگی تمام نوع انسان کے لئے ایک مکمل لائحہ عمل اور ضابطہ حیات ہو سوائے نبی صلی اللہ کے کیونکہ آپ ہی وہ فرد کامل ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے تمام اوصاف پیدا فرما دئے ہیں جو انسانی زندگی کے لئے مکمل لائحہ عمل بن سکتے ہیں یاد رکھو کسی کی بچپن کی زندگی داغدار ہو گی کسی کی جوانی مجموعہ نقائص ہو گی اور کسی کا بڑھاپا گناہوں اور غلطیوں کا منبع ہو گا لیکن نبی کی زندگی گناہوں سے اس طرح پاکیزہ اور صاف ہو تی ہے جیسے نیلوفر کا پھول ندی کے کنارے یہ پھول ہوتا ہے ہوا چلتی ہے تو پانی میں گر جاتا ہے سیدھا سوتا ہے پھر ہوا دوسری طرف گرا دیتی ہے ۔ ہر وقت پانی میں گر کر نیلوفر کا پھول صاف شفاف رہتا ہے ۔ کسی نے کہا ہے کہ :" میرا نبی گل نیلوفر کی طرح پاک دامن " ۔ پھر وہ نبی جس کی آنکھوں میں اتنی حیا کہ جتنی کسی کنواری لڑکی کی آنکھوں میں نہیں ہوتی ۔ جس کا دل وہ دل جس پر قرآن نازل ہوا ۔ جس کی زبان میں اتنی سچائی کہ جس کے بارے میں رب نے کہا تھا کہ اس کی زبان سے جو بات نکلتی ہے میری مرضی سے نکلتی ہے وہ آپ کچھ نہیں کہتا ۔

اتنی خوبیوں کا مالک نبی اس کی سیرت کا کیا عالم ہو گا ۔ نبی علیہ السلام ۹ ربیع

الاول بروز سوموار صبح کے وقت پیدا ہوئے ۔ یہ نوشیرواں کی تخت نشینی کا چالیسواں سال تھا ۔ ولادت کے بعد آپ کی والدہ نے عبد المطلب کے پاس پوتے کی خوشخبری بھجوائی ۔ وہ شاداں و فرحاں تشریف لائے اور آپ کو گود میں اٹھا کر خانہ کعبہ لے جا کر اللہ سے دعا کی ۔ اس کا شکریہ ادا کیا ۔ آپ کی پیدائش پر کئی خشک چشمے پھوٹ پڑے ۔ ہر طرف خوشحالی آ گئی ۔ آپ کے دادا نے آپ کا نام محمد رکھا ۔ یہ نام تمام عرب میں معروف نہ تھا ۔ پھر عرب کے دستور کے مطابق ساتویں دن ختنہ کیا ۔ ابن ہشام (۱۵۹/۱) تاریخ خضری(۶۴/۱)

آپ کو آپ کی والدہ کے بعد سب سے پہلے ابولہب کی لونڈی ثوبیہ نے دودھ پلایا ۔ (تلقیح الفہوم صفحہ ۴ ' مختصر السیرہ شیخ عبد اللہ صفحہ ۱۳)

پھر دودھ پلانے والی عورتوں کا ایک قافلہ مکہ پہنچا ۔ سب عورتیں آپ کو یتیم جان کر چھوڑ گئیں مگر دائی حلیمہ جس کی سواری کمزور تھی اور وہ پیچھے رہ گئی تھیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اتنا خوبصورت بچہ ۔ ایسا خوبصورت بچہ آنکھوں نے دیکھا بھی نہیں تھا ۔ پتہ چلا اس کا باپ فوت ہو چکا ہے ۔ کہنے لگیں میں اپنے شوہر سے مشورہ کر لوں ۔ شوہر نے بچہ دیکھ کر کہا ۔ یہ بچہ بڑی شان و شوکت والا ہے اس کو گود میں لے لو ۔ ہمارے دن پھر جائیں گے ۔

مائی حلیمہ کی گود میں بچہ پہنچتے ہی اس کے دن پھر گئے ۔ مائی حلیمہ کا بیٹا بھوک کی وجہ سے رات کو سونے نہیں دیتا تھا ۔ آپ علیہ السلام کی وجہ سے پہلی ہی رات اونٹنی نے اتنا دودھ دیا کہ سب نے مل کر خوب سیر ہو کر پیا ۔ اب قافلہ بچوں کو لے کر چلا ۔ قافلے والی عورتیں کہنے لگیں حلیمہ کیا سواری بدل لی ہے ۔ تیری سواری تو بڑی سست اور کمزور تھی ۔ مائی حلیمہ جواب دیتی ہیں سواری نہیں بدلی سواری کا سوار بدل گیا ہے

آپ مائی حلیمہ کے گھر پانچ برس رہے کبھی کسی شکایت کا موقعہ نہیں دیا ۔ واقعہ شق صدر کے بعد مائی حلیمہ آپ کو مکہ واپس چھوڑ گئیں ۔ کچھ عرصے بعد مدینے سے

واپس آتے ہوئے آپ کی والدہ آمنہ سخت بیمار رہنے کے بعد راستے میں انتقال کر گئیں ۔ نبی علیہ السلام اب اپنے دادا کے پاس رہنے لگے ۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ عبد المطلب کے لئے خانہ کعبہ کے سائے میں فرش بچھایا جاتا ۔ ان کے سارے لڑکے فرش کے ارد گرد بیٹھ جاتے ۔ عبد المطلب تشریف لاتے تو فرش پر بیٹھتے ۔ ان کی عظمت کے پیش نظر ان کا کوئی لڑکا فرش پر نہ بیٹھتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو فرش پر ہی بیٹھ جاتے ۔ ابھی آپ کم عمر بچے تھے آپ کے چچا حضرات پکڑ کر اتار دیتے لیکن عبد المطلب انہیں ایسا کرتے دیکھتے تو فرماتے میرے اس بیٹے کو چھوڑ دو ۔ بخدا اس کی شان نرالی ہے پھر انہیں اپنے ساتھ اپنے فرش پر بٹھا لیتے ۔ اپنے ہاتھ سے پیٹھ سہلاتے اور آپ کی نقل و حرکت سے خوش ہوتے ۔ (ابن ہشام ۱۶۸ ر ۱)

ایک بار آپ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارت کے لئے شام کے سفر پر نکلے اور بصری پہنچے ۔ اس شہر میں ایک راہب رہتا تھا وہ اپنے گرجا سے نکل کر قافلے کے اندر آیا اور اس کی میزبانی کی ۔ حالانکہ اس سے پہلے وہ کبھی نہیں نکلا تھا ۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اوصاف کی بنا پر پہچان لیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا یہ سید العالمین ہیں ۔ اللہ انہیں رحمۃ اللعالمین بنا کر بھیجے گا ۔ ابو طالب نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا ۔ اس نے کہا تم لوگ جب گھاٹی کے اس جانب نمودار ہوئے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا نہ تھا جو سجدے کے لئے جھک نہ گیا ہو اور یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی اور انسان کو سجدہ نہیں کرتیں ۔ پھر اس نے کہا میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو کندھے کے نیچے نرم ہڈی کے پاس سیب کی طرح ہے اس کو واپس بھیج دو ۔ ملک شام نہ لے جاؤ کیونکہ یہود سے خطرہ ہے ۔ اس پر ابوطالب نے آپ کو کچھ غلاموں کی معیت میں واپس مکہ بھیج دیا (ابن ہشام صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۳ جلد ۱)

اللہ رب العزت نے بچپن ہی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بری محفلوں سے بچائے رکھا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل جاہلیت جو کام کرتے تھے مجھے دو دفعہ کے علاوہ کبھی ان کا خیال نہیں گزرا لیکن ان دونوں میں سے بھی ہر دفعہ اللہ تعالیٰ نے

میرے اور اس کام کے درمیان رکاوٹ ڈال دی ۔ اس کے بعد مجھے کبھی ان کا خیال نہ گزرا۔ یہاں تک اللہ نے مجھے پیغمبری سے مشرف فرمایا ۔ ہوا یہ کہ جو لڑکا میرے ساتھ بالائی مکہ میں بکریاں چرایا کرتا تھا ایک رات اس سے میں نے کہا کیوں نہ تم میری بکریاں دیکھو اور میں مکہ جا کر دوسرے جوانوں کی طرح وہاں کی شبانہ قصہ گوئی کی محفل میں شرکت کر لوں ۔ اس نے کہا ٹھیک ہے ۔ اس کے بعد میں نکلا ۔ ابھی مکہ کے پہلے ہی گھر کے پاس پہنچا تھا کہ باجے کی آواز سنائی پڑی ۔ میں نے پوچھا کیا ہے ۔ لوگوں نے بتایا فلاں کی فلاں سے شادی ہے ۔ میں سننے بیٹھ گیا اور اللہ نے میرے کان بند کر دئے اور میں سو گیا ۔ پھر سورج کی تمازت سے میری آنکھ کھلی اور میں اپنے ساتھی کے پاس آیا ۔ اس کے پوچھنے پر میں نے ساری تفصیلات بتائیں ۔ اس کے بعد ایک رات پھر میں نے یہی بات کہی اور مکہ پہنچا تو پھر اسی طرح کا واقعہ پیش آیا اور اس کے بعد پھر کبھی غلط ارادہ نہ ہوا (حاکم ۔ ذہبی)

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب کعبہ تعمیر کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ پتھر ڈھو رہے تھے ۔ حضرت عباس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنا تہبند اپنے کندھے پہ رکھ لو ۔ پتھر سے حفاظت رہے گی لیکن آپ زمین پر جا گرے ۔ نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں ۔ افاقہ ہوتے ہی آواز لگائی ۔ میرا تہبند ۔ میرا تہبند اور آپ کا تہبند آپ کو باندھ دیا گیا ۔ (صحیح بخاری)

نبی علیہ السلام اپنی قوم میں شیریں کردار ' فاضلانہ اخلاق اور کریمانہ عادات کے لحاظ سے ممتاز تھے ۔ آپ سب سے زیادہ با مروت ۔ سب سے زیادہ خوش اخلاق ۔ سب سے معزز ہمسائے ۔ سب سے بڑھ کر دور اندیش ۔ سب سے زیادہ راست گو ۔ سب سے نرم پہلو ۔ سب سے زیادہ پاک نفس ۔ خیر میں سب سے زیادہ ۔ سب سے زیادہ کریم ۔ سب سے نیک ۔ سب سے بڑھ کر پابند عہد ۔ سب سے بڑے امانت دار تھے ۔ حتی آپ کی قوم نے آپ کا نام ہی امین رکھ دیا تھا ۔ لوگ اپنی چیزیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امانت رکھا کرتے تھے ۔ نبی علیہ السلام کی صداقت و امانت دیکھ

کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو مال تجارت دے کر قافلے کے ساتھ شام کی طرف بھیجا ۔ ساتھ ایک غلام بھی روانہ کیا کہ آپ کی نقل و حرکت دیکھتا رہے ۔ غلام نے آ کر حضرت خدیجہ کو آپ کی امانت ' صداقت اور دیانت داری کی رپورٹ دی ۔ حضرت خدیجہ نے آپ کی امانت ' دیانت سے متاثر ہو کر آپ کو شادی کا پیغام دے دیا ۔ آپ نے اپنے چچا سے مشورہ کر کے شادی کر لی ۔ آپ نے حضرت خدیجہ کی ساری زندگی میں کوئی دوسری شادی نہیں کی ۔

آپ کی شجاعت کا بیان

انس بن مالک فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت ' سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے ۔ ایک رات مدینے والوں کو خوف ہوا کسی دشمن کے آنے کا ۔ لوگ اس طرف چلے جدھر سے آواز آ رہی تھی ۔ راستے میں نبی علیہ السلام ملے ۔ لوٹتے ہوئے آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کے لئے پہنچ گئے تھے ۔ ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی پیٹھ تھا آپ نے فرمایا لوگو کچھ خوف نہیں ۔ میں دیکھ آیا ہوں (صحیح مسلم مترجم ۲۸ ، ۶)

آپ کا اخلاق

موطا امام مالک میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس تک خدمت کی ۔ خدا کی قسم آپ نے مجھے کبھی اف تک نہ کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا جو خادم کو کرنا چاہئے (مسلم صفحہ ۳۰ ، ۶)

آپ کا اخلاق کائنات میں سب سے اعلیٰ تھا ۔ کفار آپ پر گندگی پھینکتے ۔ آپ کو برا بھلا کہتے ۔ پتھر مارتے ۔ طرح طرح سے تنگ کرتے لیکن آپ نے کبھی ان کے لئے بد دعا نہ کی ۔ اسی لئے تو اللہ نے کہا تھا " انک لعلی خلق عظیم " (بے شک آپ کا اخلاق سب سے اعلیٰ ہے)

آپ کی سخاوت

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہ کیا بلکہ دے دی ۔

ایک شخص کو آپ نے اتنی بکریاں دیں کہ جس سے پہاڑوں کے درمیان کی زمین بھر گئی ۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس جا کر کہنے لگا میری قوم کے لوگو مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا کچھ دیتے ہیں پھر محتاجی کا ڈر نہیں رہتا ۔ (مسلم)

اقرع بن حابس نے دیکھا آپ حضرت حسنؓ کو پیار کر رہے ہیں تو اس صحابی نے فرمایا اے اللہ کے نبی میرے دس بچے ہیں ۔ میں نے ان کو کبھی پیار نہیں کیا ۔ آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر خدا بھی رحم نہ کرے گا اس پر ۔

ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کنواری لڑکی سے جو پردے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ کے چہرے سے پہچان لیتے ۔

نبی علیہ السلام کے جسم مبارک کے خوشبو عنبر اور مشک سے بڑھ کر تھی ۔

آپ کے ہاتھ مبارک سے ایسے خوشبو آتی تھی جیسے ہاتھ ابھی خوشبو کے ڈبے سے نکالا ہو (مسلم)

آپ کے حسن کا بیان

حضرت جابر بن شمرہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار آپ کو چاند رات میں دیکھا۔ آپ پر سرخ جوڑا تھا۔ میں رسول اللہ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا۔ آخر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ آپ چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی چیز حسین و خوبصورت نہیں دیکھی۔ لگتا تھا سورج آپ کے چہرے میں رواں دواں ہے۔ (مشکواہ)

آج مسلمان ذلیل و خوار ہو رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نبی کی سیرت پر چلنا چھوڑ دیا۔ صحابہ کرام ماں کے پیٹ سے رضی اللہ عنہ کا خطاب لے کر نہیں آئے تھے۔ انہوں نے نبی کی سیرت کو اپنایا تھا۔ اللہ ہمیں نبی کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسلک اہلحدیث

دنیا میں اگر کوئی صاف ستھرا، سیدھا بیچ پیچ کے بغیر اس طرح کا مسلک جس طرح چودہ سو سال پہلے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو عطا کیا تھا تو وہ صرف اہلحدیث کا مسلک ہے اس کے علاوہ دنیا کا کوئی اور مسلک نہیں۔ دنیا میں صرف ایک ہمارا مسلک ہے جو دین میں کسی ملاوٹ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ باقی ہر ایک نے ملاوٹ کی ہے۔ کسی نے پیر کی۔ کسی نے فقیر کی کسی نے محدث کی، کسی نے فقیہہ کی، کسی نے بزرگ کی۔ اللہ کا شکر ہے اہلحدیث نے نہ ملاوٹ کی ہے اور نہ ملاوٹ کو گوارا کیا ہے اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں انشاء اللہ ملاوٹ ہونے دیں گے۔ (اقتباس تقریر علامہ احسان الٰہی ظہیر)

المرسل ابو العطا مولانا عبدالرحمن حصاری صاحب